Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۱۳ ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش | ۲ شعبان ۱۳۶۴ھ | ۱۳ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۶۳

35o9. Ch. Fazl Ahmad Sb.
A.D.9 of Schools A.A.T.
Block No. 16
SARGODHA.
Distt. Shahpur

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۲ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا سات بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

قادیان ۱۲ ماہ وفا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور مکرم خان محمد عبد اللہ خان صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں۔

بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور حضور اقدس کے کارناموں بیان کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ احباب کثرت سے شامل ہوکر مستفید ہوں ۔۔۔ گیانی واحد حسین صاحب اور حضرت محمد عمر صاحب جہلم اور میرپور زیارت جموں کے جلسوں سے واپس آگئے ہیں۔ مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گولا لہ ہوسے ...

روزنامہ الفضل قادیان ۲ شعبان ۱۳۶۴ھ

موجودہ زمانہ کا عظیم الشان مجدد دین

(از ایڈیٹر)

اسے مسلمانوں کی دین سے متعلق بے حسی و لاپرواہی سمجھئے یا انتہا درجہ کی مایوسی اور نا امیدی کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے علمائے فلسطین کو مخاطب کر کے تجدید دین کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اس کیطرف علما کے طبقہ نے خصوصاً اور عام مسلمانوں نے عموماً کوئی توجہ نہیں کی۔ اور مسلمان اخبارات نے بھی بالعموم اس معاملہ کو قابل اعتنا نہیں سمجھا۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک صاحب حکیم مظفر حسین صاحب دہلوی کو اپنا مضمون "اسلام میں اصلاح کے لئے ہر صدی میں مجدد ہوتے رہے" کے عنوان سے ایک غیر مسلم اخبار "پربھات" (۸ جولائی) میں چھپوانا پڑا۔ اس مضمون میں حکیم صاحب موصوف نے کئی ایک باتیں نہایت معقول اور مسلمانوں کے لئے قابل توجہ بیان کی ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے یہ ذکر کیا ہے۔ کہ

"تحریک تجدید و اصلاح بظاہر ایک نئی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر دراصل یہ قدیم تحریک ہے۔ اور ارشاد نبوی پر مبنی ہے تجدید کا آغاز وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہی ہو گیا تھا۔"

اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث پیش کی ہے۔ جس میں ہر صدی کے آغاز میں مجدد دین اسلام کے مبعوث ہونے کا ذکر ہے۔ اور اس حدیث کی اہمیت اور صداقت ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اس حدیث کی شرح میں بعض علمائے اسلام نے مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اور اسے مشہور و معتبر اور قوی بتایا ہے کتاب الناسخ والمنسوخ میں بھی اس کا تذکرہ ہے کہ امام احمد حنبل حدیث تجدید کے قائل تھے۔ علامہ سیوطی نے مجددین کی شان میں قصیدہ مدحیہ لکھا ہے۔ اکثر کتب میں مجددین کے نام بھی مذکور ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی اور محدث زہری نے بھی یہ حدیث قابل یقین بتائی ہے۔ اس کا ذکر کتاب تفسیر "روح المعانی" میں بھی درج ہے ہندوستان کے علماء میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نواب صدیق حسن خان۔ ڈاکٹر اقبال۔ علامہ شبلی۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ حدیث تجدید کی صحت کے قائل ہیں۔. . . . . بہرحال اس حدیث کو قدیم و جدید زمانہ کے علمائے اسلام صحیح و معتبر سمجھتے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد دنیائے اسلام میں غیر معمولی حادثات رونما ہوئے خلفائے دوم۔ سوم۔ چہارم کی شہادت خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسوں کی شہادت۔ یزید ایسے لوگوں کا خلافت سنبھال بیٹھنا۔ پس ان حالات کا تقاضہ تھا۔ کہ کوئی مجدد دنیائے اسلام میں آئے۔ اور مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی کرے۔ چنانچہ عمرؓ بن عبدالعزیز نے تجدید اور اصلاح پر کمر بہت چست باندھی اور بدعات کا قلع قمع کیا۔"

اس کے بعد بعض ایسے نام پیش کئے ہیں۔ جنہیں مختلف زمانوں میں مجدد سمجھا گیا اور آخر میں مجددین کی حسب ذیل علامات اور خصوصیات بیان کی ہیں۔

"(۱) انہوں نے دینی مسائل میں عام علماء سے اختلاف کیا۔ (۲) ان پر کفر کے فتوے لگے ہوں۔ (۳) وہ صدی کے اول و آخر اور درمیان میں بھی ہوتے رہے ہیں۔ (۴) ان کا کام یہ ہے۔ کہ ان کے معانی اور تفاسیر میں رنگ جدت دکھانا۔ صحیح علم پھیلانا۔ اور امت کو ترقی پر چلانا۔ دین میں پیدا شدہ خرابیاں مٹانا۔ مسلمانوں کے اعمال قرآن اور حدیث کے صحیح احکام پر چلنا۔ ان باتوں کی تردید و تکذیب عام کرنا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلط طور پر منسوب کر دی گئیں دنیا کو دین کی صحیح تعلیم سے روشناس کرنا سیدھی راہ سے ہٹے ہوؤں کو صراط مستقیم پر ڈالنا۔ تنگدلی اور تعصب کا قلع قمع کرنا۔ ہمسایہ اقوام اور برادران وطن اور کل بنی نوع انسان کے لئے وہی پسند کرنا جو خود اپنے لئے پسند کرتے ہیں عام مساوات کا اعلان کرنا (۵) مخالفت اور مصائب کا مقابلہ کرنا جو اس زمانے کے عالم صوفی اور راہ نما پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ مجدد ان کی خواہشوں کی پیروی نہیں کرتے مجدد کی تعلیم ان کو ناپسند ہوتی ہے شیخ ابن عربی نے اس مخالفت کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ مجدد تو اصولاً مذہب میں تبدیلی کرتا ہے۔ لہذا کفر کے فتوے صادر کئے جاتے ہیں۔ مگر مجدد اس سے گھبراتے نہیں۔ بلکہ ثابت قدم پائے جاتے ہیں۔ لہذا جب مجدد علوم و اسرار بیان کرتا ہے تو علمائے ظاہر اسے شریعت کے خلاف سمجھ کر اس کی قبولیت سے انکار کرتے ہیں۔"

اب ایک طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی اہمیت اور صداقت کو دیکھئے۔ دوسری طرف تجدد دین کی ضرورت پر نظر کیجئے۔ اور تیسری طرف مجددین کی علامات و خصوصیات کو پیش نظر رکھئے۔ تو معاملہ بالکل حل ہو جاتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے مجدد اعظم حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے اور قبول کرنے میں کوئی مشکل باقی نہیں رہ جاتی۔

گذشتہ پرچہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوے موجودہ صدی کے مجدد ہونے کے متعلق پیش کیا جا چکا ہے۔ اور دعوے بھی ایسا جو آپ نے خدا تعالےٰ کے الہامات کی بناء پر کیا۔ اس دعوے کے ساتھ ہی آپ نے بار بار یہ بھی اعلان فرمایا کہ:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے۔ اب ہمارے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

اب ہمارے علماء جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں۔ انصاف سے بتائیں۔ کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پاکر مجدد ہونے کا دعوے کیا ہے۔ یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے۔ مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے۔ کہ وہ مجدد خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے گا۔ یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ۔ اب بتلائیں۔ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے۔ تو وہ کون آیا۔ جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونیکا دعوی کیا۔ کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔ تفکروا و تندموا واتقوا اللہ ولا تغلوا۔" (ازالہ اوہام)

اسی طرح آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا۔

"جب علماء سے یہ سوال کیا جائے۔ کہ چودھویں صدی کا مجدد ہونے کے لئے بجز اس احقر کے اور کس نے دعوے کیا ہے۔ اور کس نے منجانب اللہ آنیکی خبر دی ہے۔ اور ملہم ہونے اور مامور ہونیکا دعوے کیا ہے۔ تو اس کے جواب میں وہ بالکل خاموش ہیں۔ اور کسی شخص کو پیش نہیں کر سکتے۔ جس نے ایسا دعوے کیا ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام)

یہ سوال آج تک علی حالہ قائم ہے۔ اور ہر اس شخص کے لئے قائم رہیگا۔ جو حضرت مرزا صاحبؑ کو قبول نہیں کرے گا۔ اگر حق کو قبول کرنے کے لئے کسی کا جی نہ چاہے اور وہ دیدہ و دانستہ انکار کرے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ جب اس قدر حالات اور واقعات جمع ہو جائیں۔ اور مدعی میں تمام علامات اور خصوصیات بھی پائی جائیں۔ جو عام طور پر اس منصب کے مدعی میں پائی جانی ضروری خیال کی جاتی ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ انکار کی باقی نہیں رہتی۔ ہر وہ شخص جو حق و صداقت کو پانے کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے شروع سے لیکر اس وقت تک کے حالات پر نظر کریگا۔ اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ آپ میں نہ صرف وہ خصوصیات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ بلکہ ان سے بڑھ کر عظیم الشان انبیاء کی خصوصیات کے آپ حامل ہیں۔ کیونکہ مسیح موعود اور مہدی معہود کے منصب پر فائز ہونیکی وجہ سے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں مقام نبوت بھی عطا کیا گیا چونکہ ایک مختصر سے مضمون میں ان خصوصیات کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں اس لئے حق اور صداقت کے متلاشیوں کو چاہیئے کہ احمدیت کے متعلق تفصیلی واقفیت پیدا کرنے کے لئے ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت اہم مشورہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شملہ کانفرنس میں شریک ہونے والے لیڈروں کو

ہندوستان کی آزادی کے لئے جو اختیارات بھی ملیں لے لئے جائیں

کئی دن سے شملہ کی خبروں سے یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ شملہ کانفرنس ابتداء میں اپنے ساتھ جس قدر امیدیں وابستہ رکھتی تھی ان میں کمی ہوتی جارہی ہے۔ مشکلات اور پیچیدگیاں بڑھ رہی ہیں۔ اور خطرہ ہے۔ کہ انجام ایسا خوش کن نہ ہو جیسا کہ ابتداء میں اُمید کی جاتی تھی۔ ان حالات میں ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ مشورہ شملہ کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنے والے لیڈروں کے غور و فکر کیلئے ذیل میں پھر پیش کرتے ہیں۔ جو حضور نے کانفرنس کے شروع ہونے سے قبل نہایت ہی ہمدردانہ رنگ میں بیان فرمایا تھا۔

حضور نے صلح کی گفتگو کے متعلق حکومت کی آمادگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ وہ پیشکش ہے۔ جو اس وقت ہندوستان کے سامنے ہے۔ اور چونکہ یہ غیر معمولی آسمانی سامانوں کے ساتھ پیش ہوئی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ خدائی پیشکش ہے۔ اور ہندوستان کی نہایت ہی بدقسمتی ہوگی۔ کہ اگر اُس نے اس پیشکش کو رد کر دیا۔ میں تو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ ہندوستانی لیڈر باوجود اس کے کہ ان میں بعض بڑے بڑے سمجھدار اور بڑے بڑے عقلمند ہیں۔ کس طرح اس بات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ کہ انگریزوں کے ہاتھ میں سو فیصدی اختیارات کے ہوتے ہوئے اگر وہ آزادی کی اُمید رکھتے ہیں تو نوے فی صدی اختیارات اگر اُن کے اپنے ہاتھ میں آجائیں۔ تو کیوں وہ آزادی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ اگر انگریزوں کو دشمن سمجھ لیا جائے تو بھی یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر کسی دشمن کے پاس سو بندوقیں ہوں۔ لیکن دوسرے شخص کے پاس کوئی ایک بندوق بھی نہ ہو۔ اور اس حالت میں بھی وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے دشمن کا مقابلہ کر کے جیت جاؤں گا۔ تو اگر فرض کرو اس کا دشمن اسے کہے کہ نوے بندوقیں تم مجھ سے لے لو اور دس میرے پاس رہنے دو۔ تو ایسی حالت میں اگر وہ کہے کہ میں نوے نہیں لونگا۔ جب دو گے سو ہی لوں گا۔ تو کیا ایسے شخص کو کوئی بھی عقلمند کہہ سکتا ہے۔ یقیناً ہر شخص اسے نادان اور ناسمجھ ہی قرار دیگا۔ اسی طرح خواہ کچھ کہہ لو۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ہندوستان کو جو بھی اختیارات ملیں زیادہ ملیں تب بھی۔ کم ملیں تب بھی وہ اختیارات بہرحال ہندوستان کے لئے مفید اور بابرکت ہوں گے۔ اور وہ ہندوستان کو پہلے کی نسبت آزادی کے زیادہ قریب کر دینگے پس میرے نزدیک۔ ہندوستان کا اس پیشکش کو قبول کرنا انگریزوں سے صلح کرنا نہیں بلکہ اپنے آپ پر اور اپنی آئندہ آنیوالی نسلوں پر احسان عظیم کرنا ہے۔"

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا۔ "میں سمجھتا ہوں۔ وہ لیڈر لیڈر نہیں ہونگے بلکہ اپنی قوم کے دشمن ہونگے۔ جو ان حالات کے بدلنے کے امکان پیدا ہونے پر بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ضد کر کے بیٹھ جائیں اور ان معمولی معمولی باتوں میں اس اہم ترین موقعہ کو ضائع کر دیں۔ کہ فلاں کو کانفرنس میں کیوں لیا گیا۔ اور فلاں کو کیوں نہیں لیا گیا۔ لوگ تو اپنے جسم کو بچانے کیلئے اپنے اور اپنے بچوں کے اعضاء تک کٹوا دیتے ہیں لیکن یہاں یہ سوال پیدا کئے جا رہے ہیں کہ فلاں کو نمائندہ سمجھا جائے اور فلاں کو نہ سمجھا جائے۔ فلاں کو شامل کیا جائے اور فلاں کو شامل نہ کیا جائے۔ حالانکہ جس شخص کے دل میں حقیقی درد ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کی قربانی کر کے اپنی قیمتی چیز کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔"

ہندوستان کے وہ تمام معزز اصحاب جنہیں شملہ کانفرنس میں شریک ہوکر ہندوستان کے پاؤں سے غلامی کی بیڑیاں کاٹنے کا موقعہ ملا ہے۔ اُن سے ہماری گذارش ہے۔ کہ وہ ہر لمحہ مندرجہ بالا حقائق پیش نظر رکھیں۔ اور اس موقعہ سے جسقدر بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اٹھائیں خواہ انہیں اس موقعہ پر ذاتی جذبات اور احساسات کی کتنی ہی بڑی قربانی کیوں نہ کرنی پڑے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہندو مسلمان تمام لیڈروں کو اسبات کی توفیق دے کہ وہ اپنے خیالات اور رجحانات کو نظر انداز کر کے ہندوستان کی آزادی اور برتری کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔

یوم التبلیغ برائے مسلم اصحاب

۱۵ جولائی بروز اتوار یوم التبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کرام ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور چاہیئے کہ ہر احمدی مرد و عورت اس دن صبح سے شام تک تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

جناب اختر صاحب کا تبادلہ اور ترقی

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ جناب میاں غلام محمد صاحب اختر جن کے دہلی سے لاہور تبادلہ کا معاملہ افسران بالا کے زیر غور تھا۔ اور جنہوں نے اس میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کی تھی۔ ان کا نہ صرف لاہور تبادلہ ہو گیا ہے۔ بلکہ ترقی کے ساتھ تبادلہ ہوا ہے یعنی راشننگ آفیسر کی بجائے جے۔ اے۔ پی ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے عہدہ پر متعین ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

خاص طور پر دعا کی جائے

مکرم عبد الحکیم صاحب کے مقدمہ کی تاریخ ۱۶ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ اور پیشی بمقام لکھنؤ ہوگی۔ وہ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کی بریت کیلئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

حضرت امیر صاحب صوبہ اڑیسہ کا افسوسناک انتقال

حضرت مولوی سید فیاض الدین احمد صاحب جو اڑیسہ کے پراونشل امیر اور جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے مقامی امیر بھی تھے۔ ۲۵ جولائی ۱۹۴۵ء کو انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک اور اسم بامسمےٰ تھے۔ متشرع اور دیندار اور سلسلہ کا درد رکھنے والے تھے۔ دوبار پراونشل امیر منتخب ہوئے۔ آپ مسلم اور غیر مسلم اور غیر احمدیوں میں یکساں مقبول تھے۔ علوم مشرقی و مغربی میں یکساں قابلیت رکھتے تھے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات ملفوظات اور تقاریر وغیرہ قلمبند کرنے کے لئے ایک ایسے مخلص نوجوان کی ضرورت ہے جو زود نویس ہوں۔ مشتہر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بنو اسمٰعیلؑ پر غلامی کا غلط الزام

(۱)

خدا تعالےٰ جب کسی قوم کو ترقی اور فضیلت دیتا ہے۔ تو وہ دوسری اقوام پر فخر کرنے لگتی ہے۔ مگر انسانی کمزوری کے باعث فخر آہستہ آہستہ نفرت و حقارت کی جگہ لے لیتا ہے۔ اور پھر وہ قوم اپنا تفوق ثابت کرنے کے لئے فلسفیانہ اور علمی دلائل دینے اور یہ دعوے کرنا شروع کر دیتی ہے۔ کہ خدا کے تمام انعامات اور خیر و خوبی کی صرف وہی وارث ہے۔ دوسری سب قومیں اس کی دست نگر اور محکوم رہنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ دور حاضر میں مغربی اقوام کا طرز عمل اس نظریہ کی تصدیق کرتا ہے۔ قدیم زمانوں میں بلکہ اب تک بنو اسرائیل اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خدا سے دائمی عہد کا وارث خیال کرتے ہیں۔ اس عقیدہ کی بنیاد تورات کے اس قانون پر ہے کہ لونڈی کا بیٹا وارث نہیں ہو سکتا۔ اور ہاجرہ جن کے بطن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت ابراہیمؑ کی بیوی سارہ کی مصری لونڈی قرار دیکر اصل وارث حضرت اسحٰقؑ کو جو سارہ کے بطن سے ہوئے سمجھا جاتا ہے۔ لیکن تورات کے پیشکردہ دوسرے واقعات تاریخ۔ خدا کی فعلی شہادت اس کی تردید کرتی ہے۔ اور بنو اسرائیل کی تخصیص اور تفوق کی تائید نہیں ہوتی۔ محض ایک عرصہ کی جزوی فضیلت کے باعث انہیں اپنے بھائیوں بنو اسمٰعیل پر فخر کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر اس فخر نے تحقیر و تذلیل کی صورت اختیار کر لی۔ جو تورات کی چند محرف و مبدل آیات کی شکل میں رونما ہوئی جن پر یہود و نصاریٰ کے اس خیال کا انحصار ہے۔

تورات۔ طالمود۔ ترگم۔ جیوش انسائیکلوپیڈیا وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عبرانیوں میں قدیم سے غلامی کی چھ صورتیں تھیں۔ اول جنگ میں قیدی ہو کر غلام بننا۔ دوم کسی جرم کی پاداش میں غلام بنایا جانا۔ سوم قرضخواہ کا بوجہ عدم ادائیگی قرض غلام بنا لینا۔ چہارم باپ کا اپنے بچوں کو یا کسی اور عزیز کا جسے ان پر اقتدار حاصل ہو بیچ دینا۔ پنجم کسی کا اپنے آپ کو اپنی مرضی سے کسی اور کا غلام بنا لینا ششم۔ کسی ظالم حاکم قوم کا اپنی کسی محکوم قوم کو جبراً غلام بنا لینا۔ غلاموں کی آزادی کے لئے علاوہ اور صورتوں کے مفصلہ ذیل طریق تھے۔ جنہیں بعد میں موسوی شریعت کا رنگ دیدیا گیا۔ (۱) اگر ایک مالک اپنے کسی غلام کی کسی آزاد عورت سے شادی کرنا چاہتا تو اس کو پہلے اسے آزاد کرنا پڑتا۔ (۲) اگر مالک اپنی کسی لونڈی کے ساتھ منگنی اسے آزاد کرنے سے پہلے کر لیتا۔ تو وہ ناجائز ہوتی (جیوش انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۴۰۶ زیر لفظ غلامی) جب اس قاعدہ کی رو سے بغیر آزاد کئے لونڈی کے ساتھ منگنی بھی جائز نہ تھی۔ تو شادی کیسے ہو سکتی تھی۔ (۳) جب کوئی مالک اپنی کسی لونڈی سے تعلق پیدا کرنا چاہتا۔ تو لازمی تھا۔ کہ وہ لونڈی پہلے اپنا سر منڈوا کر اور ناخن ترشوا کر ایک ماہ تک اپنے والدین کے لئے ماتم کرتی رہے۔ (استثنا ۲۱/۱۲-۱۳) مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی صورت میں لونڈی ہی رہتی۔ (۴) مالک از خود اپنے غلام یا لونڈی کو آزاد کر سکتا تھا۔ یا (۵) اس سے معاوضہ لے کر اسے آزادی کی تحریر دے دیا کرتا تھا۔

ان قواعد کے پیش نظر ہم حضرت ہاجرہؑ کی حیثیت پر غور کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ بوجہ قحط بال بچوں اور مال مویشی کو لے کر اپنے ملک سے مصر چلے گئے۔ لیکن اس زمانہ کے فرعون نے ان کے ساتھ بڑا سلوک کیا۔ مگر جب اسے ان کے عالی مرتبہ اور خدا سے تعلق کا علم ہوا۔ تو انہیں مع ان کے مال و اسباب وغیرہ کے اپنے ملک سے عزت کے ساتھ رخصت کیا۔ اونکیلاس اور جاتھن کے تارگم کے ترجمہ از جے۔ ڈبلیو۔ ایتھارج مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۲ء کے صفحہ ۲۰۴ پر درج ہے۔

"ہاجرہ کو اس کے باپ فرعون مصر نے ابراہیم کو بطور لونڈی پیش کیا۔ اور کہا کہ میری بیٹی کا کسی گھر کی رانی بننے سے ابراہیم کے گھرانہ میں لونڈی بنکر رہنا بہتر ہوگا"

جب حضرت ابراہیم اپنے ملک میں واپس آئے تو وہ کافی عمر رسیدہ تھے۔ اور سارہ کے بطن سے اولاد ہونے کی بظاہر کوئی امید نہ تھی۔ لیکن اس وقت اللہ تعالےٰ نے انہیں بہت اولاد اور لمبی نسل جو ان گنت ہوگی۔ اور اس کے کنعان اور ماحقہ ممالک مابین نیل و فرات کے مالک بننے کی بشارت دی۔ اس پر بھی کچھ عرصہ گزر گیا۔ تو سارہؓ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا "دیکھئے خدا نے مجھے اب بچے جننے سے روک دیا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ میری لونڈی کے پاس جایئے۔ شائد مجھے اس سے اولاد حاصل ہو۔ اور ابراہیم نے سارہ کی بات سنی۔ اور سارہ زوجہ ابراہیمؑ نے ہاجرہ اپنی مصری لونڈی کو بعد اسکے کہ ابراہیم کنعان میں دس سال رہ چکا تھا اپنے خاوند ابراہیم کو دیا۔ کہ وہ اسکی بیوی ہو" (پیدائش ۱۶/۲-۳)

ترگم نے اس ترجمہ کے صفحہ ۲۰۵ پر لکھا ہے۔

"سارہ نے ہاجرہ کو لیا۔ اور اسے آزاد کر دیا اور اسے اپنے خاوند ابراہیم کے پیش کیا۔ کہ وہ اس کی بیوی بنے"

سی۔ جے۔ ایلیکاٹ اور لارڈ بشپ آف گلوسٹر نے اپنی تفسیر بائبل جلد اول صفحہ ۶۹ پر لکھا ہے کہ "ہاجرہ ابراہیم کی بیوی بنی تھی نہ کہ لونڈی" اگر یہ کہا جائے کہ وہ بحیثیت لونڈی بنی تھیں تو تورات میں جس کا قاعدہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے واقعات کو بھی بیان کرتی ہے۔ اس تعلق سے پہلے ہاجرہ کے سر منڈوانے، ناخن ترشوانے اور مہینہ بھر ماتم کرنے کا کہیں ذکر نہیں ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ بحیثیت ایک آزاد عورت کے حضرت ابراہیمؑ کے نکاح میں آئی تھیں۔ حضرت ہاجرہ کو حمل ہوا۔ لیکن سارہ نے اس پر ظلم کیا۔ تو وہ جنگل میں بھاگ گئیں اور جب نہایت پریشانی میں ادھر اُدھر بھٹک رہی تھیں۔ تو انہیں بشارت ہوئی کہ "میں تیری اولاد کو اتنا بڑھاؤنگا۔ کہ وہ گنی نہ جائیگی۔ دیکھ تیرا بیٹا ہوگا۔ اس کا نام اسمٰعیل (یعنی خدا تیری تضرع سنے گا۔) رکھنا۔ کیونکہ خدا نے تیری آہ و زاری سن لی۔ اور وہ ایک جنگلی آدمی ہوگا۔ اس کا ہاتھ ہر انسان کے خلاف ہوگا۔ اور ہر انسان کا ہاتھ اس کے خلاف ہوگا۔ اور وہ اپنے تمام بھائیوں کے سامنے آباد ہوگا۔"

یہ موعود بیٹا جب تیرہ برس کا ہوا اور حضرت ابراہیمؑ ننانوے اور سارہ نوے برس کی تھیں تو سارہ کے بطن سے اسحٰق پیدا ہونے کی بشارت حضرت ابراہیمؑ کو دی گئی۔ لیکن سارہ اپنی عمر کے لحاظ سے اس قدر ناامید تھیں۔ کہ وہ بشارت سنکر ہنس پڑیں (پیدائش ۱۸/۱۲) اس بشارت کے وقت حضرت ابراہیمؑ کو خدشہ ہوا کہ شائد اسمٰعیل جس کے متعلق پہلے بشارات ہو چکی تھیں فوت نہ ہو جائے۔ نہایت فکرمند ہوئے اور درگاہ الٰہی میں ان کے لئے نہایت عجز سے دعا کی۔ تو اس وقت ان کی نسبت بھی بشارت دہرائی گئی۔ اور دائمی عہد بھی دوہرایا گیا۔ اور اس عہد کا ظاہری اور دائمی نشان ہر نرینہ اولاد کا ختنہ مقرر کیا گیا۔ اور فرمایا جسکا نرینہ اولاد میں سے ختنہ نہ ہوگا۔ اپنے لوگوں سے کاٹا جائیگا۔ ابراہیمی گھرانے میں بعد حضرت ابراہیم دائمی عہد کے نشان کو ثابت کرنے کی سعادت سب سے پہل اسی بچہ کو حاصل ہوئی۔ جب اسحٰق پیدا ہوئے اور چلنے پھرنے لگے۔ تو محض اس لئے کہ حضرت اسمٰعیل نے ان سے ٹھٹھا کیا۔ سارہ نے حضرت ابراہیمؑ کو مجبور کیا کہ اسے اور اسکی ماں کو جنگل میں چھوڑ آئیں۔ "وہ میرے بیٹے اسحٰق کے ساتھ تیرا وارث نہیں ہوگا" حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ کے لئے پھر رنجیدہ خاطر ہوئے۔ تو خدا سے ان کی نسبت پھر بشارت ہوئی۔ اور حکم ہوا کہ "جو کچھ سارہ کہتی ہے اسے سن کیونکہ اسحٰق سے تیری نسل کہلائیگی۔ اور میں لونڈی کے بیٹے کو بھی ایک قوم بناؤنگا۔ کیونکہ وہ بھی تیری ہی صلب سے ہے"۔ یہاں تورات کے اس تضاد کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جا بجا حضرت اسمٰعیل کو بیٹا اور ابراہیم کی صلب سے کہا گیا ہے۔ اور اُن کی والدہ کو رتبہ زوجیت دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت اسحٰق کو اکلوتا بیٹا اور ابراہیمی نسل کا چلانے والا کہا جاتا ہے۔ (پیدائش ۲۱/۱۲ و ۲۲/۲۔۶)

حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ اور ان کے بچے کو بیکر فاران کے دشت بے آب و گیاہ میں چھوڑ آتے ہیں۔ وہاں اس بچہ کی حالت بوجہ پیاس نہایت نازک ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ اس کی معجزانہ نصرت کرتا ہے۔ اور حضرت ہاجرہ کو اپنے بچہ کے متعلق اس کے برومند و عظیم قوم کی بشارت ملتی ہے۔ پھر اس واقعہ عظیم کے موقعہ پر حضرت ابراہیمؑ اپنے بچہ کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں (یہاں یہ سوال نہیں ذبیح اللہ اسحٰق تھے یا اسمٰعیل) تو ساری نسل کے لئے حضرت ابراہیمؑ کو بشارت دی جاتی ہے۔ کیونکہ بروئے پیدائش ۱۲/۲۱ حضرت اسمٰعیل کو بھی حضرت ابراہیمؑ کی صلب سے تسلیم کیا گیا ہے۔ اب تورات اور دیگر مستند کتب یہود و نصاریٰ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

(۱) حضرت سارہ کی شدید آرزو تھی کہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پیدا ہو تبھی تو اپنے لئے سوت کو منظور کر لیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۲) حضرت ہاجرہ بحیثیت بیوی زوجیت ابراہیمؑ میں آئیں نہ کہ بحیثیت لونڈی۔ لونڈیوں کے ساتھ تعلقات کے لئے عبرانیوں میں جو قدیم سے رسوم چلی آئی تھیں۔ اس موقعہ پر ان کا تورات میں کہیں ذکر نہیں۔

(۳) دائمی عہد کے دائمی نشان کے سب سے پہلے وارث حضرت اسمٰعیلؑ ہوئے۔

(۴) حضرت ابراہیمؑ کو سب سے پہلی بشارت حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلق ہوئی۔

(۵) حضرت ابراہیمؑ نے ایک لونڈی قطورہ سے بھی شادی کی لیکن ان کی اولاد بنی قطورہ کو دے دلا کر رخصت کر دیا گیا تھا اور بوقت وفات حضرت ابراہیمؑ حضرت اسحٰقؑ کے ساتھ اور برابر حضرت اسمٰعیلؑ کو ان کے کفن دفن کی سعادت نصیب ہوئی (پیدائش ۲۵/۹و۶)

(۶) انبیاء اپنی سب اولاد کے لئے دعائیں کیا کرتے ہیں لیکن تورات میں حضرت ابراہیمؑ کی اپنی اولاد میں سے حضرت اسمٰعیلؑ کے لئے ہی نہایت تضرعانہ اور درد بھری دعائیں بیان کی گئی ہیں۔ پھر ان کے ساتھ حضرت ہاجرہؑ کی بہت عاجزانہ دعائیں تھیں۔ اس پر لطف یہ ہے کہ لفظ اسمٰعیل کے معانی بروئے توریت ہیں خدا تیری آہ وزاری سنیگا۔ گویا اسمٰعیلؑ کے نام میں ہی اس کی اور اسکی اولاد کی آئندہ ترقیات مضمر ہیں اور وہ اسم بامسمٰی تھے۔

(۷) حضرت اسمٰعیلؑ سے بارہ شاہزادے پیدا ہونکی بشارت دیگئی۔ شاہزادے تو بادشاہ کی اولاد ہوا کرتے ہیں۔ لونڈی زادے کی اولاد کبھی شاہزادہ نہیں کہلاتی اس سے ظاہر ہے کہ ہاجرہ شاہزادی تھی۔ پھر تورات نے خود حضرت اسمٰعیلؑ کے سردار بنیے اور اسکے بارہ شاہزادوں کا نام بہ نام انکے مملوکہ علاقوں کے ناموں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ (پیدائش ۲۵/۱۲ تا ۱۸) لیکن حضرت اسحٰقؑ کی اولاد کو چار سو سال بعد حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حکومت نصیب ہوئی

(۸) حضرت اسمٰعیل اور انکی والدہ کی خدا تعالیٰ معجزانہ طور پر ہر مصیبت کیوقت نصرت کرتا رہا جسکی مثال حضرت اسحٰقؑ کی زندگی میں تورات کے رو سے نہیں ملتی۔

(۹) حضرت اسحٰقؑ کے متعلق تورات میں صرف دو موقعوں پر بشارت ہے اور ان میں بھی حضرت اسمٰعیلؑ برابر کے شریک ہیں لیکن حضرت اسمٰعیل کے متعلق کم از کم سات موقعوں پر بشارات دی گئیں پیدائش ۱۵/۵ و ۱۶/۱۰-۱۱ و ۱۷/۷ تا ۱۱ و ۱۷/۲۰ و ۲۱/۱۳ و ۲۱/۸ اور ۲۲/۱۸ مختصر الفاظ میں حضرت اسمٰعیل بشارت الٰہی آرزوئے سارہ۔ تضرع ہاجرہ اور دعا ابراہیمؑ کا مجسمہ تھے اور ہر رنگ میں حضرت اسحٰقؑ سے بڑھ کر۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض۔ (وہ خدا کے رسول تھے خدا نے بعض کو بعض پر فضیلت دی) ان باتوں سے حضرت اسمٰعیلؑ کے عالی مرتبہ اور شان کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خاکسار فضل کریم

(بی۔ اے۔ ایل ایل بی)

دمشقی حدیث

حیات مسیح کے عقیدہ میں پیشکردہ روایات کی حقیقت

(۱)

ذیل میں اُس حدیث پر بحث کی جائیگی۔ جس میں دجال کے مختلف کام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دمشق کے شرقی منارہ پر نزول کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روایت کے اعتبار سے اس حدیث پر نظر نہیں فرمائی۔ اور لفظ دمشق وغیرہ کی لطیف تاویل فرما کر اس کی تطبیق دی ہے۔ اور تحریر فرمایا ہے۔

(۱) "دمشق میں عند المنارہ اترنے کی حدیث مسلم میں موجود ہے۔ مگر اُس سے اجماع امت ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہونا مشکل ہے۔ کہ مسلم کا درحقیقت یہی مذہب تھا کہ دمشق کے لفظ سے سچ مچ یہی دمشق مراد ہے۔ اور اگر ایسا فرض بھی کرلیں تو فقط ایک شخص کی رائے ثابت ہوگی۔ مگر پیشگوئیوں کے بارہ میں جبکہ خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں کی رائے اجتہادی غلطی سے معصوم نہیں رہ سکتی تو پھر مسلم صاحب کی رائے کیونکر معصوم ٹھہرے گی۔"

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۴۲)

(۲) "یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے۔ جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۰)

(۳) "جب ہم ان دو مختلف حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو دجال معہود کے ظاہر ہونیکا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عند العقل درست وصحیح ٹھیر سکتی ہیں اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر معہ اُس کے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھدی ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۸)

(۴) "اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے۔ خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھیرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے۔ کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۷)

(۵) "اب اے لوگو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور صحابہ اور تابعین پر تہمت مت لگاؤ کہ ان کو اس مسئلہ پر اجماع تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے اتریگے اور دجال یکچشم خدائی کے کرشمے دکھانے والے کو قتل کریں گے۔.... اس تبلیغ کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی تاکید نہیں ہوئی اور نہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم اس کو تابعین تک پہنچانے کے لئے اپنے مجموعی جوش سے متوجہ ہوئے اور یہاں تک مضمون اس حدیث کا نادر اور قلیل الشہرت رہا کہ امام بخاری جیسے رئیس المحدثین کو یہ حدیث نہیں ملی کہ مسیح ابن مریم دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس اتریگا اور جتنے خدا تعالیٰ سے کام دنیا میں ہو رہے ہیں۔ وہ سب دجال دکھادیگا۔ اب خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اس حدیث کے مضمون پر اجماع کا دعوٰی کرنا اور یہ کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک اسی پر اتفاق اکابر اسلام رہا ہے۔ کس قدر افترا ہے۔ بلکہ یہ حدیث تو ان متواتر حدیثوں سے ہی کالعدم ہو جاتی ہے۔ جن میں بروایت ثقات صحابہ دجال کی نسبت یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ درحقیقت ابن صیاد ہی تھا"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۱)

یہ ہے دمشقی حدیث کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب اور علم حدیث کے متعلق حضورؑ کا ارشاد یہ ہے کہ

(۱) "حدیثوں کو پرکھنے کے لئے قرآن کریم سے بڑھ کر اور کوئی معیار ہمارے پاس نہیں"

(الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۳۴)

(۲) "حدیثوں کی نسبت خواہ وہ حدیثیں بخاری کی ہیں یا مسلم کی ہیں ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرے نزدیک قطعی الثبوت ہیں۔ اگر میں ایسا کہوں تو خدا تعالیٰ کو کیا جواب دوں ہاں اگر کوئی حدیث قرآن کریم سے مخالف نہ ہو۔ تو پھر میں اسکی صحت کاملہ کی نسبت قائل ہو جاؤنگا"۔ (الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۳۵)

لیکن وہ علماء جو "اہلحدیث" کہلاتے ہیں۔ قرآن کریم کو حدیث کے پرکھنے کا معیار قرار نہیں دیتے بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ اسماء الرجال کے اصول کے ذریعہ جو حدیث ضعیف ہوگی۔ ہم اس کو ضعیف مانینگے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ لدھیانہ میں جو مباحثہ ہوا۔ اس میں انہوں نے لکھا۔

(۱) "مہربان من محدثین کیا کوئی محقق مسلمان حنفی یا شافعی مقلد یا غیر مقلد تصحیح روایات حدیثیہ کا معیار قرآن کریم کو نہیں ٹھیراتا اور یہ نہیں کہتا کہ جب کسی حدیث کی صحت پرکھنی ہو تو اس کو قرآن کریم کی موافقت یا مخالفت سے صحیح یا غیر صحیح قرار دیں بلکہ معیار تصحیح وہ قوانین روایت ٹھہراتے ہیں کہ از انجملہ کسی قدر بیان ہو چکے"۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۵۲)

(۲) "ایمان ان کو یہ سکھاتا ہے کہ وہ حدیث کو جب اسکی صحت بقوانین روایت ثابت ہو تو فوراً بقبول کریں اور اسکو قرآن مجید کی مانند واجب العمل سمجھیں صرف قرآن مجید کو کافی سمجھ کر اس حدیث سے استغنا نہ کریں"۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۶۱)

(۳) پھر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حدیث کے متعلق لکھا۔ "قرآن اس کی صحت کا حکم ومعیار ومحک کیونکر ہو سکتا ہے"۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۶۴)

یہ ہے اہلحدیثوں کا وہ علم حدیث جس پر تکبر کر کے انہوں نے قرآن مجید جیسی مکمل کتاب کو کافی نہ سمجھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے حدیث کو پرکھنے کا معیار بجائے قرآن پاک کے انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو رکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن اُن کے غلط عقیدہ کو دھکے دے رہا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم خدا کے نبی کے مقابلہ میں اصول روایت کے ذریعہ کامیاب ہو جائینگے۔ لیکن آج اُن کے اس زعم باطل کو بھی آشکار کر دیا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے۔ کہ خود انکے بتائے ہوئے قوانین کی رو سے بھی وہ روایات ساقط الاعتبار ہیں جن پر ان کے حیات مسیح کے عقیدہ کا دارومدار ہے۔

دمشقی حدیث کے بارہ میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب اوپر پیش کر چکا ہوں اسلئے کوئی یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ حضورؑ نے اس حدیث کو قطعی صحیح مان لیا ہے آپنے دمشق کی تشریح میں جو لطیف استعارات بیان فرمائے ہیں۔

وہ اتمام حجت کیلئے ہیں۔ ورنہ حضور تو اس حدیث کو خود ضعیف اور ساقط الاعتبار بیان فرماتے ہیں۔ ہم مخالفین سے جو اس حدیث پر اپنے عقیدہ کی بنیاد رکھے بیٹھے ہیں پوچھتے ہیں کہ تمہارے پاس اس حدیث کے صحیح ہونیکا کیا ثبوت ہے؟ کیونکہ اصول روایت کے لحاظ سے تو نہ یہ حدیث غریب ہے بلکہ ضعیف بھی ہے ملاحظہ ہو۔ یہ حدیث چند الفاظ کے تغیر و تبدل کیساتھ مندرجہ ذیل کتب احادیث میں مندرج ہے۔

(۱) مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۷۶ (۲) ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۸
(۳) شرح ابی داؤد جلد ۴ صفحہ ۲۰۰۔
(۴) سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۳۔

لیکن چار کتابوں میں آخری راوی نواس بن سمعان ہی ہے۔ یہ حدیث مختصراً ذیل میں نقل کی جاتی ہے:- " حدثنا ابوخیثمة زهیر بن حرب نا الولید بن مسلم نی عبد الرحمٰن ابن یزید بن جابر نی یحییٰ بن جابر الطائی قاضی حمص نی عبد الرحمٰن بن جبیر عن ابیه جبیر بن نفیر الحضرمی۔ انه سمع النواس بن سمعان الکلابی ح وثنی محمد بن مهران الرازی واللفظ له ثنا الولید بن مسلم نا عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن یحییٰ بن جابر الطائی عن عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر عن ابیه جبیر بن نفیر عن النواس بن سمعان قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال ذات غداة فخفض فیه ...... بعث الله المسیح بن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق ..... حتی یدرکه بباب لد فیقتله ... اوحی الله الی عیسیٰ انی قد اخرجت عباداً لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۷۶)

ان چار احادیث کا اردو میں خلاصہ یہ ہے۔ کہ دجال شعبدے دکھائے گا۔ خزانے اس کے ساتھ ہونگے۔ مردوں کو زندہ کرے گا۔ بارش برسائیگا۔ پھر حضرت عیسیٰ دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس اترینگے۔ باب لد میں دجال کو قتل کرینگے۔ دجال انکو دیکھ کر ایسا پگھل جائے گا۔ جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ پھر عیسیٰ اپنی جماعت کو کوہ طور پر لے جائینگے۔ اور یاجوج و ماجوج کی تباہی کے لئے بد دعا کریں گے۔ پھر وہ سب کے سب دوسرے دن صبح کو مرے ہوئے ہونگے۔ ان کے خون چکنائی۔ اور بدبو سے ساری دنیا کی زمین بھری ہو گی۔ حتیٰ کہ ایک بالشت کے برابر بھی جگہ صاف نہ ہو گی۔ پھر حضرت عیسیٰ کی دعا سے اونٹوں جتنے بڑے بڑے پرندے آئینگے۔ جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر لے جائینگے وغیرہ وغیرہ۔ (سنن ابن ماجہ مصری جلد ۲ صفحہ ۲۶۳)

اس حدیث پر اصول روایت کے رو سے نظر کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔

قال ابوعیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب لانعرفه الا من حدیث عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۸)

مسلم کی حدیث کے راوی یہ ہیں۔ ابوخیثمہ زہیر بن حرب۔ الولید بن مسلم۔ عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر۔ یحییٰ بن جابر الطائی۔ عبد الرحمٰن بن جبیر۔ جبیر بن نفیر الحضرمی۔ النواس بن سمعان الکلابی۔ ان میں سے عبد الرحمٰن بن جبیر گو ثقہ راوی تھا۔ لیکن بعض لوگوں نے اسکی حدیثوں کا انکار کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ قال ابن سعد ثقة بعضهم یستنکر حدیثه۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۹۱)
بعض الناس یستنکر حدیثه۔
(تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۱۵۴)

عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر کو بھی گو بعض لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ مگر ابی عبد اللہ بخاری نے اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ فانه ذکره فی الکتاب الکبیر فی الضعفاء ......
قال الفلاس عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر ضعیف الحدیث عن مکحول احادیث مناکیر .... ولم یکن ابن تمیم ثقة
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

الولید بن مسلم القرشی کے متعلق لکھا ہے۔
قال المروزی عن احمد کان الولید کثیر الخطاء وقال حنبل عن ابن معین سمعت ابا مسهر یقول کان الولید ممن یاخذ عن ابی السفر حدیث الاوزاعی وکان ابو السفر کذابا ..... کان الولید بن مسلم یحدث حدیث الاوزاعی عن الکذابین ثم یدلسها عنهم
(تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۴)
الولید روی عن مالک عشرة احادیث لیس لها اصل .... سالت احمد عن الولید فقال اختلطت علیه احادیث ما سمع ومالم یسمع وکانت له منکرات منها حدیث عمرو بن العاص لا تلبسوا علینا دینا (تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۵)

ترمذی والی حدیث کے راوی یہ ہیں۔ علی بن حجر الولید بن مسلم۔ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر۔ یحییٰ بن جابر الطائی۔ عبد الرحمٰن بن جبیر۔ جبیر بن نفیر الحضرمی۔ النواس بن سمعان الکلابی۔

عبد الرحمٰن بن جبیر اور الولید بن مسلم کا حال مسلم کی حدیث کے ماتحت دیکھیں۔ اس کا تیسرا راوی علی بن حجر ہے۔ جس کے متعلق قال البخاری فیه نظر وقال یحییٰ لا یحل لاحد ان یروی عنه وقال ابو حاتم منکر الحدیث وقال النسائی متروک وقال دارقطنی ضعیف (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۹۸)

ابوداؤد کی حدیث کے راوی یہ ہیں:- صفوان بن صالح الدمشقی۔ الولید بن مسلم۔ عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر۔ یحییٰ بن جابر الطائی۔ عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر۔ جبیر بن نفیر الحضرمی النواس بن سمعان الکلابی۔ عبد الرحمٰن بن جبیر عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر اور الولید بن مسلم کا حال پہلی حدیثوں میں پڑھیئے۔ اس سند کا چوتھا راوی صفوان بن صالح الدمشقی ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔ قال ابن حبان فی اخر مقدمة الضعفاء سمعت ابن جوصا یقول سمعت ابا زرعة الدمشقی یقول کان صفوان بن صالح و محمد بن مصفی یسویان الحدیث یعنی یدلسان تدلیس التسویة
(تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۳۲۷)

ابن ماجہ کی حدیث کے راوی یہ ہیں:- ہشام بن عمار۔ یحییٰ بن حمزہ۔ عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر۔ عبد الرحمٰن بن جبیر۔ جبیر بن نفیر۔ النواس بن سمعان الکلابی۔ اس سند میں عبد الرحمٰن بن جبیر۔ عبد الرحمٰن بن یزید کا حال پہلے گذر چکا۔ تیسرا راوی ہشام بن عمار ہے۔ جس کے متعلق آتا ہے۔ قال الآجری عن ابی داؤد وابو ایوب یعنی سلیمان بن عبد الرحمٰن خیر منه۔ حدث هشام باربعمائة حدیث مسندة لیس لها اصل۔ کان فضلک یدور علی احادیث ابی مسهر وغیرها یلقنها هشاما فیحدث بها وکنت اخشی ان تفتق فی الاسلام فتقا (تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صفحہ ۵۳)

قال ابو علی هذا هو الاوزاعی لیس بثقة فی النقل ...... وقال مسلمة تکلم فیه ...... وقال القنی ازفته انه ربما لقن احادیث فتلقنها وقال هشام نظی یحییٰ بن معین فی حدیثی کله الا حدیث سوید بن عبد العزیز فانه قال سوید ضعیف وقد حدث هشام بن عمار عن ابن لهیعة بالاجازة وقال ابو زرعة الرازی من فاته هشام بن عمار یحتاج ان ینزل فی عشرة الالف حدیث وقال المروزی ذکر احمد هشاما فقال طیاش خفیف (تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صفحہ ۵۴)
قال ابوداؤد حدث باربعمائة حدیث لا اصل لها (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۹)

یہ تو حدیث کے راویوں کے متعلق محدثین کی رائیں ہیں۔ جن کی روشنی میں حدیث پایۂ اعتبار سے گری جا رہی ہے۔ لیکن آخری راوی نواس بن سمعان کے بارہ میں اس زمانہ کے حکم اور عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے بھی ملاحظہ کیجیئے۔ حضور فرماتے ہیں:-
" نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۷)

روایت کے علاوہ حدیث کو پرکھنے کا ایک اصل درایت بھی ہے۔ خبروں میں صرف روایت پر اعتبار نہیں کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر خبر " عادی اصول" " قواعد سیاست" اور انسانی سوسائٹی کے اقتضاء کے خلاف ہوگی۔ تو صحیح نہیں ہوگی۔ چنانچہ علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

ان الاخبار اذا اعتمد فیها مجرد النقل ولم تحکم اصول العادة وقواعد السیاسة طبیعة العمران والاحوال فی الاجتماع الانسانی ولا قلیس الغائب منها بالشاهد والحاضر بالذاهب فربما لم یومن فیها من عثور۔

ابن جوزی کا مذہب ہے۔ قال ابن الجوزی کل حدیث رایته یخالفه العقول او یناقض الاصول فاعلم انه موضوع فلا یتکلف اعتباره (فتح المغیث از نواب صدیق حسن خاں)
" ابن جوزی نے کہا ہے۔ کہ جس حدیث کو دیکھو۔ کہ عقل اور اصول مسلمہ کے خلاف ہے۔ تو جان لو کہ وہ مصنوعی ہے۔ اس کی نسبت اس بحث کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کے راوی معتبر ہیں یا غیر معتبر" (اہلحدیث ۲۲ر نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۳)

اب ہمارے مخالفین عقل اور اصول مسلمہ کے ح م بے دریغ ثابت کریں کہ یہ حدیث عادی اصول، قواعد سیاست اور انسانی سوسائٹی کے اقتضاء کے خلاف نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ جس طرح یہ روایت کے اعتبار سے مخدوش ہے۔ اس سے زیادہ درایت کے اعتبار سے ناقابل قبول۔ اس حدیث کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:- " ... نہ عند العقل درست وصحیح ..... اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۸) قمر اجنالوی ازگنج

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

راج مندری ۱۲ جولائی۔ پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کلکتہ کو جاتے ہوئے راج مندری سے گذرے۔ جب آپ سے مہا سبھا کے آئندہ پروگرام کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ ہم ویول سکیم کی مزاحمت کرینگے۔ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ جلد ہی منعقد ہوگی۔ اور اس بات کا فیصلہ کرے گی۔ کہ مزاحمت کس ڈھنگ اور کس طریقہ سے کی جائے۔ ہمیں سب سے زیادہ اعتراض اس بات پر ہے۔ کہ ویول سکیم میں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کو مسلمانوں کے برابر نمائندگی دی گئی ہے۔

شملہ ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چند روز ہوئے گاندھی جی نے لارڈ ویول کو ایک چٹھی لکھی تھی۔ جس میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ ۱۹۴۲ء کی گڑبڑ کے ایک ملزم کی پھانسی کو روکنے کا حکم جاری کریں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ حکم جاری ہو چکا ہے۔

پونا ۱۲ جولائی۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے سابق پریذیڈنٹ مسٹر این سی کیلکر نے موجودہ پریذیڈنٹ کو تار ارسال کیا ہے۔ کہ ویول سکیم میں ہندو مسلم برابری کے خلاف پروٹسٹ بھی جاری رکھو۔ مگر ایگزیکٹو کونسل میں شامل ہونے سے انکار بھی نہ کرو۔

کلکتہ ۱۲ جولائی۔ منشی گنج میں کپڑے کی قلت انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اور لوگ کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے اپنے گھروں سے باہر نہیں آتے۔ مسٹر گنگولی نائب صدر منشی گنج نے کہا۔ کہ ۱۹۴۲ء کے افسوسناک واقعات پھر دوہرائے جا رہے ہیں۔ تعلیمی ادارے چھٹیوں کے بعد کھل گئے ہیں۔ مگر سکولوں میں جماعتیں قریباً خالی ہیں۔ کیونکہ استاد اور طلباء کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتے۔

پیرس ۱۲ جولائی۔ ڈنکرک میں ایک پرانے بارود خانہ کے پھٹ جانے سے تیس سویلین۔ اسی جرمن قیدی اور تین سپاہی ہلاک ہو گئے۔

طہران ۱۲ جولائی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ایران میں مقیم اتحادی حکام نے مقامی گورنمنٹ کے خلاف اس بناء پر پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ اس نے ایسے عہدیداران کو دوبارہ ملازمت میں لے لیا ہے۔ جن کے خلاف اتحادی جنگی کوششوں میں مداخلت کرنے کا الزام تھا۔ اس ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ وزیر اعظم ایران نے گذشتہ دنوں ایک حکم جاری کیا تھا۔ جس کی رو سے ریلوے کے ان ۵۲ سابق ملازموں کو بحال کر دیا گیا ہے۔ جنہیں روسی اور برطانوی حکام نے جرمن تخریبی کارروائیوں اور سرکاری جائیدادوں کو نقصان پہنچانے میں حصہ لینے کے الزام میں قریباً تین سال نظر بندی کے بعد رہا کیا گیا۔

ماسکو ۱۲ جولائی۔ جاپانی اخبارات میں ایک چینی جرنیل کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نے بیان کیا۔ کہ چینی فوجیں امریکنوں کی مدد کے بغیر جاپانیوں کو چین سے نکال نہیں سکتیں۔ خواہ امریکی فوجیں ایشیا کے براعظم میں داخل ہوں۔ اور جاپانیوں کے رسل و رسائل کے انتظامات کو درہم برہم کر دیں۔ تاہم جاپانی منچوریا کے فوجی ٹھکانہ سے لڑائی جاری رکھ سکتے ہیں۔

سان فرانسسکو ۱۲ جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ بم زدہ شہروں کے دو لاکھ جاپانی باشندوں کو جاپان کے شمالی علاقہ کے دیہات میں بھیجا جا رہا ہے۔ یہ اقدام گورنمنٹ کے نئے پروگرام کے ماتحت کیا گیا ہے۔

شملہ ۱۲ جولائی۔ مسٹر جناح نے ایک انٹرویو میں یہ انکشاف کیا کہ قطع نظر اس بات کے کہ شملہ کانفرنس کامیاب رہے گی یا ناکام۔ وہ جلد ہی امریکہ اور انگلستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ انگلستان اور امریکہ کے لوگوں کے سامنے اپنا کیس رکھ سکیں۔ مسٹر جناح نے بتایا۔ کہ مسلم لیگ نے کئی بار اپنے ڈیپوٹیشن انگلستان اور امریکہ بھیجنے کے لئے سہولتیں مانگی ہیں۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے ہماری درخواستوں میں سے کسی کا جواب تک نہیں دیا۔

شملہ ۱۲ جولائی۔ انٹی پاکستان فرنٹ کے لیڈر مسٹر تھاٹے جسے لیڈرز کانفرنس کے دوران میں راج گوپال اچاریہ پر لاٹھی پھینکنے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا تھا۔ پندرہ روز کے بعد رہا کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ کل سر نارمن میکلوڈ انتقال کر گئے۔ آپ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۶ء تک بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس رہے تھے۔

شملہ ۱۲ جولائی۔ آج تیسرے پہر وائسرائے نے کانگرس کے صدر مولانا آزاد سے گفتگو کی۔ جو چالیس منٹ تک جاری رہی۔ کل گاندھی جی کی ملاقات اور آج مولانا آزاد کی ملاقات کے وقت وائسرائے سے جو بات چیت ہوئی۔ اس پر کانگرس ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں غور کیا گیا۔ مولانا آزاد نے اخباری نمائندوں کو ملاقات کے حالات بتانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا معاملہ اب ایسے مرحلہ پر پہنچ گیا ہے۔ کہ اس کو راز میں رکھنا ضروری ہے۔ جب یہ کہا گیا۔ کہ جو مرحلہ اب آیا ہے۔ اس پر کامیابی کی کوئی امید بندھتی ہے یا نہیں۔ آپ نے کہا۔ مجھے پہلے بھی امید تھی۔ اور اب بھی امید ہے۔

شملہ ۱۲ جولائی۔ مسلم لیگ کا جلسہ آج سوا گیارہ بجے شروع ہو کر ایک بجے ختم ہو گیا۔ جلسہ کے بعد مسٹر لیاقت علی نے بتایا۔ اگلے جلسہ کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ مگر ابھی تمام ممبر شملہ میں ہی رہیں گے۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ بالک پاپن میں اتحادی فوجوں کے کمانڈر نے اپنے ایک اعلان میں کہا۔ کہ جاپانی اس علاقہ میں اپنی فوجیں کثیر تعداد میں جمع کر رہے ہیں۔ اور اس علاقہ میں دشمن سے گھمسان کی جنگ ہوگی۔

سکھر ۱۲ جولائی۔ آتشزدگی کا خوفناک حادثہ رونما ہوا۔ ۲ سو دیہاتی بے خانمان ہو گئے۔ آگ کی وجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکی۔

کراچی ۱۲ جولائی۔ گذشتہ ہفتہ موضع شاہ پور چاکر سے ڈاکو ۵۰ ہزار کا سامان لوٹ کر لے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۲۰ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ان کے قبضہ سے کچھ سامان برآمد بھی کر لیا گیا ہے۔

چنکنگ ۱۲ جولائی۔ حکومت چین کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا۔ برطانوی انتخابات میں خواہ کوئی پارٹی فتح حاصل کرے۔ اس کا جاپان کی جنگ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس چینی افسر نے مزید کہا۔ مارشل سٹالن سے ڈاکٹر ڈی کنگ کے مذاکرات جاپانی ہائی کمانڈ کے لئے درد سر کا باعث ہیں۔

بمبئی ۱۲ جولائی۔ مسلم چیمبر آف کامرس اور بمبئی کی ۱۲۰ انجمنوں کے زیر اہتمام مسلمانان بمبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے سر انجام دیئے۔ اور صدارتی تقریر میں کہا۔ مسلمانوں کو شملہ کانفرنس میں قائد اعظم کے رویہ کی حمایت میں ہر قربانی پر آمادہ رہنا چاہیئے۔ دوسروں کے برعکس ہمارا ایک مخصوص مقصد ہے۔ اور ہماری تقدیر اسی نصب العین کے حصول سے وابستہ ہے۔ ہمارا نصب العین پاکستان ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس نصب العین کی حفاظت کے لئے جہاد پر آمادہ رہیں۔

سری نگر ۱۲ جولائی۔ سرکاری حلقوں میں اس بات کا چرچا ہے۔ کہ مہاراجہ بہادر ریاست میں اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں ایک اور قدم اٹھانے والے ہیں۔ جس کی رو سے پبلک کے منتخب کردہ ممبران اسمبلی سے دو اور وزیر لئے جائینگے۔ تاکہ ریاست سے سیاسی تعطل دور ہو جائے۔

بیروت ۱۲ جولائی۔ حکومت مصر کے ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے حکومت لبنان نے بتایا ہے۔ کہ غلاف کعبہ کے لئے اس سال ریشم لبنان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ اب برطانیہ لبنان سے ریشم نہیں لے گا۔ اس لئے یہ ریشم حکومت مصر کے حوالے ہو سکتا ہے۔

کلکتہ ۱۲ جولائی۔ بنگال پراونشل مسلم لیگ کے زیر اہتمام مسلمانانِ کلکتہ کا ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں لاکھوں مسلمان شریک ہوئے۔ اجلاس میں اس مضمون کا ریزولیوشن منظور ہوا۔ کہ ہندوستان کے مسلمان مسلم لیگ کے سوا کسی جماعت پر اعتماد نہیں کر سکتے۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ روزنامہ پرورڈا نے ایران پر پھر الزامات کی بوچھاڑ شروع کر دی ہے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ ایران میں بعض عناصر بلند کیا جا رہا ہے۔ تاکہ روس کی طرفدار پارٹیوں کو کچل دیا جائے۔ اس اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ایران سیاہ فوج تیار کر رہا ہے۔ تاکہ اتحادیوں کے نکل جانے کے بعد وہاں پھر ڈکٹیٹر شپ قائم کی جائے۔

کانڈی ۱۲ جولائی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ برطانوی فوج اپنے زخمیوں اور سامان سمیت نیانگ لے سے پیچھے ہٹ گئی ہے۔ یہ جگہ تھازی سے ٹانگی جانے والی سڑک پر پیگو سے ۲۵ میل مشرق کی طرف ہے۔

واشنگٹن ۱۲ جولائی۔ بحرالکاہل کے ایک جزیرہ میں سفید نسل کے بحری ملازموں نے حبشی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت ضروری التماس

بعض احباب جن کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان کا **اخلاقی فرض** ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں عدم وصولی کی صورت میں دفتر کو بھی نقصان ہوگا۔ مگر وہ خود

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور ملفوظات خطبات اور ارشادات سے محروم ہو کر بہت بڑا نقصان اٹھائیں گے

(مینیجر)

چڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکئے

بیجا خرچ نہ کیجئے

آئندہ کے لئے

اِس وقت بچائیے

اِس وقت روپیہ لگانے کی بہترین مدیں:- بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی بینک و ڈاک خانے کا بچت کھاتہ اور سب سے بہتر نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس اور سرکاری قرضے

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فائنینس نے شائع کیا

AAA 288

کوڑیوں کی اشرفیاں بناؤ

پیٹنٹ ادویات کی تجارت دنیا میں سب سے زیادہ منافع بخش ہے۔ پیسہ دو پیسہ کی دوا پانچ پانچ روپے میں فروخت ہو رہی ہے۔ ان ادویات کے مالکان نے لاکھوں روپیہ کما لیا اور کما رہے ہیں۔ یہ کام معمولی سرمایہ سے شروع کیا جا سکتا ہے **"پیٹنٹ ادویات بنانے کے راز"** میں ہندوستان۔ یورپ اور امریکہ کی سینکڑوں دیسی۔ انگریزی پیٹنٹ ادویات بنانے کے اصلی نسخے و صحیح ترکیبیں اور اُن کو ملک بھر میں فروخت کرنے کا ڈھنگ درج ہیں۔ بے شمار ادویات میں سے نمونے کے طور پر چند نام جن کو بنانے کے طریقوں پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے:- گرائپ واٹر۔ بال امرت۔ زمباک مرہم۔ امرت دھارا۔ امرت انجن۔ بھیم سینی کافور۔ چون پراش (تپ دق) بھگوانس عرق عشبہ۔ سارسپریلا پاگلوں کی دوا۔ پارہ کی گولی۔ دردوں کے لئے رام تیل۔ سپاری پاک۔ عرق کافور (ہیضہ) فولادی گولیاں۔ دھاتو لپشٹ۔ شربت فولاد۔ فاسفورس کا تیل پیپسن۔ فاسفورین۔ بیچم پلز۔ لال شربت۔ دمہ کے سگریٹ۔ گرے پوڈر۔ برتھ کنٹرول کی ادویات۔ ریٹ مار پوڈر۔ فروٹ سالٹ۔ کاڈ لیور آئل۔ ایملشن گلیسرین۔ سپا ڈٹری۔ گم ہنیٹ۔ حلیرن پوڈر۔ سد اکھواری۔ گندھک کا تیل۔ یوگ راج۔ گوگل۔ لاثانی خضاب۔ سدرہ مکر دھوج۔ وینجا ہنو۔ کولڈ کریم

ایک سو سے زائد مشہور انگریزی و دیسی ادویات بنانے کے مکمل راز

ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔ قیمت دو روپیہ محصول ڈاک علاوہ

کمرشل سنڈیکیٹ ۶ چوک متی لاہور

نمبر ۸۵۴۰ منکہ رحمت بی بی زوجہ عبد العزیز صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مہر مبلغ ۵۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی زیور وغیرہ نہیں ہے۔ میں مندرجہ بالا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد بھی کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری زندگی میں بھی کوئی مزید جائیداد ہوگی یا کوئی اور صورت ہوگی۔ تو اس سے بھی ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ رحمت بی بی دار الحمد دار الانوار قادیان۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز احمدی خاوند موصیہ۔ گواہ شد سربلند سپرنٹنڈنٹ صدر دار الفتوح۔

نمبر ۸۴۰۹ منکہ مستری غلام قادر ولد میاں عمر بخش صاحب قوم بٹ پیشہ خادم مسجد عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت خادم مسجد ہوں ماہوار تنخواہ پچیس روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور آئندہ بھی میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ موجودہ وقت میں کوئی جائیداد نہیں۔ العبد مستری غلام قادر۔ گواہ شد شیخ عبد الغنی آنریری انسپکٹر وصایا ڈسٹرکٹ سیالکوٹ ... گواہ شد:۔ چودھری اللہ دتا نائب امیر سیالکوٹ

قادیان میں "الفضل" کی ایجنسی

رفیق اینڈ کو کے پاس ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ماہوار چندہ ۱۲/ پرچہ گھر پہنچایا جاتا ہے

بمبئی سے تجارت

ہم بمبئی سے مختلف اشیاء باہر بھجواتے اور باہر کی اشیاء بمبئی میں فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب ہم سے بذریعہ خط و کتابت طے کر سکتے ہیں۔

UNIVERSAL AGENCIES
2/5 HABIB MANSION
CHARNI ROAD
BOMBAY - 4

ہمدردِ نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ
مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

ایک مخلص مغل خاندان کی لڑکی عمر ۱۸/۱۹ سال معقول سیرت و صورت تعلیم مڈل تک۔ امور خانہ داری سے واقف کے لئے تعلیم یافتہ برسر روزگار رشتہ درکار ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ب معرفت الفضل قادیان

اکسیر خارش

پرانی سے پرانی خارش۔ خواہ چنبل خشک ہو یا تر۔ اس کے چار دن کے استعمال سے غائب ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ آزمائش کر دیکھیں۔

فی ڈبیہ ۸/ ۱/۴ علاوہ محصول ڈاک

حمیدیہ فارمیسی قادیان